بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن احباب اہلِ سنّت

کے سلسلۂ تبلیغ

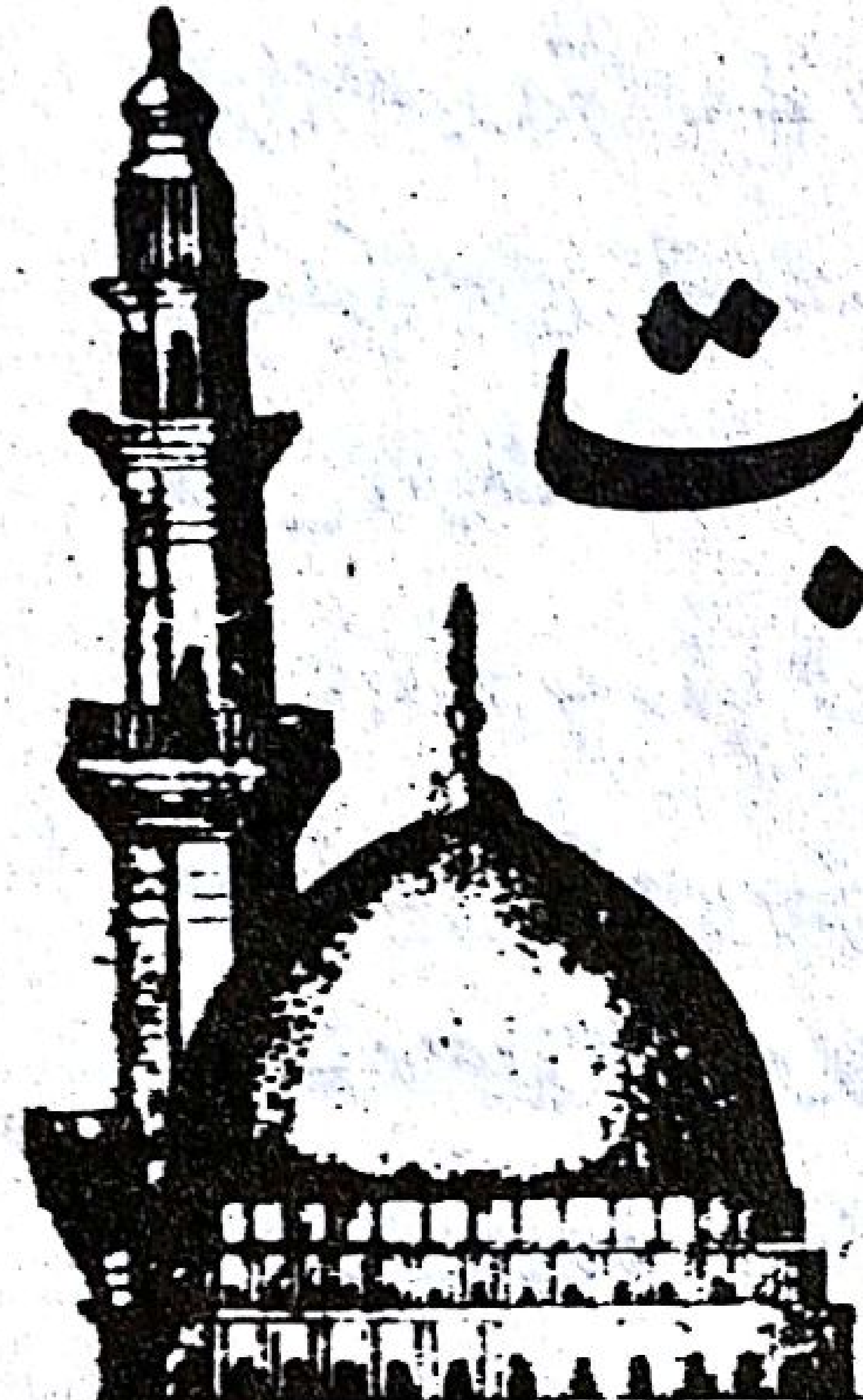

سبیلِ ہدایت

کی ۵۹ ویں پیش کش

ماتم کی شرعی حیثیت

بیرونی حضرات ۷۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احباب اہلِ سنّت

سہنسہ آزاد کشمیر

ھدیہ: دعائے خیر حق ممبران انجمن ھذا

Scanned by CamScanner

سُنّیوں کا قافلہ

دوستدارِ انبیاء ہے سُنّیوں کا قافلہ — قدر دانِ اولیاء ہے سُنّیوں کا قافلہ
منزلِ مقصود پہ پہنچیں گے سنی ایک روز — سُوئے منزل جا رہا ہے سُنّیوں کا قافلہ
ربِّ اکبر کی خصوصی رحمتوں سے رات دن — سالکِ راہِ ہدیٰ ہے سُنّیوں کا قافلہ
ظلمتِ باطل مٹا دے گا ضرور اس دہر سے — نورِ حق چمکا رہا ہے سُنّیوں کا قافلہ
غیر سُنّی قافلہ ہے راہِ باطل پہ رواں — راہِ حق پہ جا رہا ہے سُنّیوں کا قافلہ
درحقیقت سنّتِ محبوبِ ربِّ پاک کا — بول بالا کر رہا ہے سُنّیوں کا قافلہ
ہے نظامِ مصطفےٰ منشور اِس کا اس لئے — قابلِ مدح وثنا ہے سُنّیوں کا قافلہ
بے ضرر ہے، بے خطر ہے، بانظر ہے باخبر — بااثر ہے باوفا ہے سُنّیوں کا قافلہ
باسخا ہے، باوفا ہے، باصفا ہے، باحیا — بارضا ہے، باخدا ہے سُنّیوں کا قافلہ
باشجاعت، باامانت، بادیانت بے شُبہ — نعمتِ ربِّ عُلا ہے سُنّیوں کا قافلہ
سُنّیوں کا قافلہ ہے ہر اچھائی کا امیں — ہر بُرائی سے جُدا ہے سُنّیوں کا قافلہ

راہِ حق پہ، راہِ سنّت پہ، راہِ ایمان پہ
قائم چلتا جا رہا ہے سُنّیوں کا قافلہ

انجمن احبابِ اہلِ سنّت سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں رافضی لوگ محرم شریف کے ابتدائی دنوں میں امام عالی مقام نواسۂ رسول مقبول، جگر گوشۂ علی المرتضیٰ و فاطمۃ البتول سید الشہداء شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کا سوگ مناتے، ماتم کی مجالس کا اہتمام کرتے ہیں۔ واقعات شہادت سن کر ہائے حسین کہتے، کپڑے پھاڑتے، بال نوچتے اور سینہ کوبی کرتے ہیں۔ وہ ان کاموں میں امام عالی مقام کی خوشنودی اور نجاتِ اخروی اور ثوابِ عظیم کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس قسم کی مجالس میں سنیوں کی شمولیت ازروئے شرع شریف کیسی ہے

(عرض گزار مولوی غلام رسول امام مسجد سمور بھٹارہ ضلع میرپور آزاد کشمیر)

الجواب بتوفیق الملک الوہاب:۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِينَ ۙ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۗ قف وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

اور ہم تمہیں کچھ ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کچھ کمی سے ضرور آزمائیں گے۔ اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنائیں۔ کہ جب اُن پر کوئی مصیبت پڑے تو اِنَّا للہ و اِنَّا الیہ راجعُون کہیں ان لوگوں پر اُن کے ربّ کی درودیں ہیں۔ اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (پ۲ رکوع۳)

ان آیات کریمہ میں جان و مال کے نقصان پر صبر کرنے کا حکم صراحت کے ساتھ دیا گیا ہے۔ اور صبر کرنے والوں کو بڑے اجر و ثواب کی بشارت سنائی گئی ہے اور صرف کلمۂ مبارکہ انّا للہ و انّا الیہ راجعون کہنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لہٰذا کسی بھی شخص کی وفات پر بے صبری کا مظاہرہ کرنا شرعاً ممنوع اور ناجائز ہے۔

احادیثِ مبارکہ

(۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالیٰ لملائکۃ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فوادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتاً فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد۔

جب کسی بندے کی اولاد فوت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کی اولاد کی رُوح قبض کی ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر پوچھتا ہے۔ کیا تم نے اس کے دل کا ثمرہ قبض کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر پوچھتا ہے۔ میرے اس بندے نے اس وقت

کیا کہا تھا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس نے تیری ثنا کی تھی اور اَنَّا اللہ و انّا الیہ راجعون کہا تھا۔ سو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کے لئے جنّت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھو۔ رواہ احمد والترمذی (مشکوٰۃ ۱۳۶ جلد اوّل)

(۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولیٰ لم ارض لک ثواباً دون الجنّۃ:۔ اے انسان اگر تو پہلے صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب حاصل کرنے کی نیّت کرے تو میں نہیں راضی ہوں گے مگر اس بات پر کہ تجھے ثواب میں جنّت ملے (مشکوٰۃ ۱۳۸ جلد اوّل)

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ۔ ہم سے نہیں ہے جو رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے (مشکوٰۃ ۱۳۶ جلد اوّل)

(۴) ابوبردہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوگئے تو ان کی بیوی امّ عبداللہ بین کے ساتھ رونے لگیں۔ پھر جب انہیں ہوش آیا تو آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا کیا تو یہ نہیں جانتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے انا بریٔ من حلق وصلق وخرق۔ میں اس شخص سے آزاد ہوں جو مصیبت کی وجہ سے سر منڈائے اور واویلا کرے اور کپڑے پھاڑے (مشکوٰۃ ۱۳۶/ج۱)

Scanned by CamScanner

(۵) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ وعلیھا سربال من قطران ودرع من جرب۔ میت پر بین کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی۔ تو اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم پر گندھک کی شلوار اور خارش کی قمیض ہو گی (مشکوٰۃ ص۱۳۶ جلد اول)

(٦) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بین کرنے والی اور بین سننے والی پر لعنت بھیجی ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۳۶ ج۱)

(۷) حضرت عمران بن حصین اور ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن ہم رسول اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے ساتھ نکلے۔ اچانک آپؐ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے تہبند اتارے ہوئے ہیں اور صرف قمیضیں پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا۔ أبفعل الجاھلیۃ تاخذون او بصنع الجاھلیۃ تشبھون لقد ھممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم۔ کیا تم دورِ جاہلیت کا کام اختیار کرتے ہو یا فرمایا کیا تم دورِ جاہلیت کے کام سے بہت مشابہت کرتے ہو۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم پر دعا کروں تو تمہاری شکلیں بگڑ جائیں۔ آپ کے اس ارشاد پر ان لوگوں نے تہبند باندھ لئے اور پھر کبھی ایسا نہ کیا۔ (مشکوٰۃ ص۱۳۸ جلد اول)

(۸) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما، سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ کی صاحبزادی

زینب کا انتقال ہوا۔ تو عورتوں نے واویلا کرنا شروع کیا۔ حضرت عمر انہیں اپنے ڈنڈا سے مارنے لگے تو رسول اللہ نے انہیں روک کر فرمایا۔ اے عمر رک جاؤ۔ پھر فرمایا آیاکن و نعیق الشیطان۔ شیطان کی آواز سے بچو۔ پھر فرمایا مھما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وماکان من الید ومن اللسان فمن الشیطان (صدمہ کے وقت) جو چیز آنکھ اور دل سے صادر ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت الٰہی کی طرف سے ہوتی ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے صادر ہوتی ہے وہ شیطان کی جانب سے ہوتی ہے (مشکوٰۃ ص۱۳۰ جلد اول)

(۹) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سنتے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کی غمگینی پر عذاب نہیں دے گا۔ اور اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ ولکن یعذب بھذا او یرحم۔ لیکن وہ اس کی وجہ سے عذاب کرے گا۔ یا رحم فرمائے گا۔ (ریاض الصالحین ص۵۱۹)

(۱۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ہونے والی ایک خاتون فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جن نیک کاموں کے کرنے پر بیعت لی تھی کہ ہم ان کاموں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ ان لا نخمش وجھاً ولا ندعو ویلاً ولا نشق جیباً وان لا ننشر شعراً۔ ہم مرنے والے پر اپنا چہرہ نہیں نوچیں گی۔ اور بربادی کی دعا نہیں کریں گی اور گریبان چاک نہیں کریں گی اور بال نہیں بکھیریں گی (ریاض الصالحین ص۵۱۹)

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت

حضرت ابراہیم کے مربّی ابو یوسف قین کے پاس گئے۔ آپ نے اپنے فرزند ابراہیم کو اٹھایا اور انہیں بوسہ دیا اور سونگھا۔ پھر ہم دوسری مرتبہ اس کے پاس گئے تو اس وقت حضرت ابراہیم کی جان قبض ہو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ نے عرض کیا۔ حضور آپ رو رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا ان العین تدمع و القلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقك یا ابراھیم لمحزونون بےشک آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہے مگر ہم وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو اے ابراہیم تمہاری جدائی کی وجہ سے غمگین ہیں (مشکوٰۃ ص۱۵۰)

(۱۲) امام ثعلبی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ھذہ النوائح یجعلن یوم القیامۃ صفین صفا عن الیمین وصفا عن الشمال فینبحن کما تنبح الکلاب فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ، یہ بین کرنے والی عورتیں قیامت کے دن دو صفوں میں کی جائیں گی۔ اور وہ اس دن کتوں کی طرح بھونکیں گی جو پچاس ہزار برس کا ہے (نزہۃ الناظرین ص۲۹۴)۔

ان احادیث مبارکہ سے صراحتہً معلوم ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب کی وفات پر واویلا کرنا، کپڑے پھاڑنا یا سینہ کوبی کرنا شرعاً ممنوع اور سخت مذموم عمل ہے۔ ایسے موقع پر شرع مطہرہ نے صرف آنکھوں سے آنسو بہا دینے کی اجازت دی ہے اور صبر کرنے پر ثوابِ عظیم کی خوشخبری سنائی ہے۔

سُنّی فقہائے کرام کا فتویٰ

کتاب و سنت کی اسی تعلیم کی بناء پر ہمارے سنی فقہائے کرام نے میت پر چیخنے، چلانے

سینہ کوبی کرنے، کپڑے پھاڑنے اور واہی تباہی بکنے کو حرام قرار دیا۔ چنانچہ امام نووی ارشاد فرماتے ہیں۔ قولہ علیہ السلام النائحۃ اذا لم تتب الخ فیہ دلیل علی تحریم النیاحۃ وھو مجمع علیہ۔ حدیث النائحۃ اذا لم تتب میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ میت پر بین کرنا حرام ہے اور یہ حکم پوری امت کا اجماعی ہے۔ (شرح صحیح مسلم شریف ص۳۲۳ جلد اول)۔

فقہ جعفری کا فیصلہ

شیعہ مذہب کی کتاب۔ توضیح المسائل ص۱۰۰ میں ہے مستحب ست انسان در مرگ خویشاں مخصوصاً در مرگ فرزند صبر کند و ہر وقت کہ میت را یاد میکند انا للہ و انا الیہ راجعون بگوید" یعنی مستحب ہے کہ انسان اپنے رشتہ داروں کی موت پر در خصوصاً اپنے بیٹے کی موت پر صبر کرے اور وہ جب بھی اسے یاد کرے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔ اور اسی کتاب میں ہے۔ جائز نیست انسان در مرگ کسے صورت و بدن را بخراشد و بخود لطمہ بزند جائز نہیں ہے کہ انسان کسی شخص کی موت پر اپنے چہرے اور بدن کو نوچے یا اپنے آپ کو تھپڑ مارے اور اسی کتاب میں ہے۔ اگر زن در عزائے میت صورت خود را بخراشد یا موئے خود را بکند باید یک بندہ آزاد کند یا دہ فقیر را طعام دہد یا آنہا را بپوشاند۔ و ہمچنیں ست اگر مرد در مرگ زن یا فرزند لقیہ یا لباس خود را پارہ کند" اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے مرنے پر اپنا چہرہ نوچے یا بال اکھاڑے تو اسے (اس جرم میں) ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ یا دس فقیروں کو کپڑا پہنانا ہوگا۔ اور اس مرد کے لئے بھی یہی حکم ہے جو اپنی بیوی یا اپنے بیٹے کی موت پر کپڑے پھاڑے

اور اسی کتاب میں ہے "احتیاط واجب آں ست کہ در گریہ بر میّت صدا را خیلے بلند نکند" احتیاط واجب یہ ہے کہ میت پر رونے میں آواز بلند نہ کرے۔

تعلیم حسینی

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں اپنی شہادت سے کچھ وقت پہلے کتاب و سنت کی اسی تعلیم کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا یا اُمّ کلثوم و انت یا فاطمۃ و انت یا رقیۃ و انت یا عاتکۃ و انت یا سکینۃ اذا انا قتلت فلا تشققن علیّ جیباً ولا تخمشن علیّ وجہاً۔ اے امّ کلثوم تو اور اے فاطمہ تو اور اے رقیہ تو اور اے عاتکہ تو اور اے سکینہ تو جب میں شہید کر دیا جاؤں تم مجھ پر اپنے گریبان نہ پھاڑنا اور اپنے چہرے نہ نوچنا۔ یعنی صبر اختیار کرنا اور ماتم برپا نہ کرنا۔ (نور العین)

شیعہ کے نزدیک ماتم کا ثواب

کتاب و سنت، فقۂ مذاہب اربعہ، فقۂ جعفری اور تعلیم حسینی کی ان نصوص کے برعکس روافض نے ماتم حسین کو نہ صرف جائز ٹھہرایا بلکہ اس میں بڑے بڑے ثواب بتائے۔ چنانچہ شیعوں کی کتاب تحفۃ العوام میں ہے "پس لازم ہے کہ تمام روز (عاشورہ) گریہ و زاری میں بسر کرے۔ بدرستی کہ رونا ان حضرات پر گناہانِ کبیرہ کو مٹاتا ہے" صـ۴۴۔ اور اسی کتاب میں ہے۔ متعلقینِ خانہ کو حکم کرے کہ مصیبت برپا کریں جیسے اپنے عزیز کے لئے روتے پیٹتے ہیں۔ لکھا ہے کہ اس طرح روے جس طرح ماں اپنے بچے کے لئے روتی

ہے کہ یہ مصیبت اعظم ترین مصائب ہے۔ جب ایسا کرے تو لکھا جاوے گا اس کے لئے ثواب ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کا کہ سب آنحضرت کے ساتھ بجالایا ہو اور فرمایا کہ بہترین کام روز عاشورہ یہ ہے کہ بند جامہ کو اپنے کھول دے اور آستین کو کہنی تک الٹ دے بطورِ مصیبت زدگان کے صـ۱۷۵ استغفر اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سنیوں کے نزدیک ماتم کی حیثیت

اہلِ سنت وجماعت کے نزدیک عاشورہ کے دن واقعات کربلا بیان کرنا اور دل میں ان مظالم کی وجہ سے صدمہ پیدا کرنا جو آلِ بیت اطہار پر میدانِ کربلا میں اس دن توڑے گئے تھے اور آنکھوں سے آنسو بہا کر رونا شرعاً جائز ہے۔ مگر روافض کی خرافات سب کی سب مذموم، ناجائز اور حرام ہیں۔ ایسی مجالس میں حاضری دینا عذابِ خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ قال الشیخ شہاب الدین بن الحجر الہیتمی المصری مفتی بلد اللہ الحرام و شیخ الفقراء والمحدثین فی ذلک المقام فی الصواعق المحرقۃ اعلم ما اصیب بہ الحسین رضی اللہ عنہ فی عاشورہ انما ہو الشہادۃ الدالۃ علی مزید رفعۃ درجتہ عند ربہ والحاقہ بدرجات اہل البیت الطاہرین فمن ذکر ذالک الیوم مصابہ لا ینبغی ان یشتغل الا بالاسترجاع امتثالاً للامر واحرازاً لما رتبہ اللہ تعالیٰ علیہ بقولہ اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولٰئک

ھم المھتدون۔ شیخ شہاب الدین ابن حجر ھیتمی نے فرمایا جو حرم شریف کے مفتی اور صوفیاء اور محدثین کے اس جگہ اپنے وقت کے امام ہیں جاننا چاہیئے کہ محرم کی دسویں تاریخ جو واقعات حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو پیش آئے وہ شہادت کا سبب بنے ہیں اور آپ کی یہ شہادت اللہ کے نزدیک آپ کے درجات کی بلندی اور اہل بیت اطہار کے درجات تک آپ کے درجے کی رسائی پر دلالت کرتی ہے۔ پس جو شخص اس دن مصائب حسینی کا تذکرہ کرے اُسے صرف انا للہ وانا الیہ راجعون ہی کہنے کی اجازت ہے کہ وہ اللہ کے حکم کو بجالائے اور آیت کریمہ اولٓئک علیھم صلوات من ربھم ورحمة واولٓئک ھم المھتدون میں جس ثواب کی خبر دی گئی ہے اُسے حاصل کرے۔

پھر شیعوں کی ماتم کی تردید میں فرماتے ہیں وایّاہ ثم ایّاہ ان یشغله ببدع الرافضة ونحوھم من الندب والنیاحة والحزن اذ لیس ذلك من اخلاق المؤمنین والاّ لکان یوم وفاته صلے اللہ علیه وسلّم اولٰی بذلك واحرٰی۔ اور ہرگز ہرگز وہ رافضیوں کی بدعات گریہ وزاری اور ماتم اور سوگ وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔ کیونکہ یہ ایمان والوں کی عادتیں نہیں ہیں۔ اگر اس قسم کی باتیں ایمان والوں کی عادات سے ہوتیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کا دن ان باتوں کا زیادہ مستحق اور حق دار ہوتا (ماثبت بہ السنۃ صد۱۴ صواعق محرقہ صد۱۸۳)

اور یہی حکم انہی الفاظ میں امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مستطاب

مکاشفۃ القلوب میں لکھا ہے اور امام طاہر فتنی کتاب مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں۔ وقد نصّوا علی کراھتة کل عام فی سیّدنا الحسین مع انّه لیس له اصل فی امھات البلاد الاسلامیة اور علمائے کرام نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے ہر سال ماتم کی تجدید کی کراہت پر تصریح فرمائی ہے اور ماتم حسین کی کوئی اصل خاص اسلامی شہروں میں موجود نہیں (رسالہ تعزیہ داری مصنفہ اعلیٰ حضرت بریلوی صد۶) اور مولانا امجد علی صاحب اعظمی کتاب مستطاب بہار شریعت کے حصہ شانزدم کے صفحہ ۲۴۷ میں لکھتے ہیں۔ "تعزیہ داری کے واقعات کربلا کے سلسلہ میں طرح طرح کے ڈھانچے بناتے اور ان کو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ پاک کی شبیہ کہتے ہیں ..... اسی قسم کی بہت سی باتیں کی جاتی ہیں۔ یہ سب لغو اور خرافات ہیں۔ ان سے ہرگز سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش نہیں۔ یہ تم خود غور کرو کہ انہوں نے احیاء دین و سنت کے لئے یہ زبردست قربانیاں کیں اور تم نے معاذ اللہ اس کو بدعات کا ذریعہ بنا لیا ...... افسوس کہ محبت اہل بیت کا دعویٰ اور ایسی بے جا حرکتیں۔ یہ واقعہ تمہارے لئے نصیحت تھا مگر تم نے اس کو کھیل تماشا بنا لیا۔ اسی سلسلہ میں نوحہ اور ماتم بھی ہوتا ہے۔ اور سینہ کوبی ہوتی ہے۔ اتنے زور زور سے سینہ کوٹتے ہیں کہ ورم ہو جاتا ہے۔ سینہ سرخ ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ زنجیروں اور چھریوں سے ماتم کرتے ہیں کہ سینے سے خون بہنے لگتا ہے۔ یہ سب کام ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔ اظہار غم کے لئے سر کے بال بکھیرتے ہیں۔ کپڑے پھاڑتے ہیں

Scanned by CamScanner

اور ہر پہ خاک ڈالتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بھوسا اڑاتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز اور جاہلیت کے کام ہیں اِن سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ احادیث میں ان کی سخت ممانعت آئی ہے مسلمانوں پہ لازم ہے کہ وہ ایسے سب امور سے پرہیز کریں اور ایسے کام کریں جن سے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔ وھذا آخر ما اردنا

ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ تقبلھا اللہ تعالیٰ بمنہ العظیم ورسولہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو اعلم بالصواب وانا الفقیر ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری خادم التدریس بالجامعۃ الحیدریۃ فضل المدارس ببلدۃ سہنسہ من مضافات آزاد کشمیر ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

دار المطالعہ

انجمن احباب اہل سنت سہنسہ

سنی احباب یہ سن کر مسرت محسوس فرمائیں گے کہ آپ کی محبوب دینی تنظیم انجمن احباب اہل سنت کے زیر اہتمام دار المطالعہ کا اجرا کیا گیا ہے۔ دینی معلومات بڑھانے کے لئے دار المطالعہ میں تشریف لائیں۔ نیز علمائے اہل سنت کی کتابیں ایک ہفتہ کے مطالعہ کے لئے حاصل کریں۔

اہلِ سنّت کا شعار

بو حنیفہ کی محبت اہلِ سنّت کا شعار — غوثِ اعظم سے عقیدت اہلِ سنّت کا شعار
احترامِ ہر صحابی، حبِّ ہر غوث و ولی — اولیاء اللہ سے نسبت اہلِ سنّت کا شعار
اولیاء کے عُرس سے ہوتے ہیں سنّی فیض یاب — قبرِ نبوی کی زیارت اہلِ سنّت کا شعار
حاضر و ناظر سمجھنا سرورِ کونین کو — یا رسول اللہ کی کثرت اہلِ سنّت کا شعار
نُور کہنا خالقِ کونین کے محبوب کو — اولیاء سے استعانت اہلِ سنّت کا شعار
بے مثل کہنا نبیٔ پاک کو سنّی کا کام — اولیاء اللہ سے بیعت اہلِ سنّت کا شعار
عالمِ ہر غیب کہنا رحمتِ کونین کو — غیر فرقوں سے عداوت اہلِ سنّت کا شعار
حیلۂ اسقاط کے قائل ہیں سنّی جان سے — تیجہ و چہلم کی حلّت اہلِ سنّت کا شعار
محفلیں میلاد کی کرتے ہیں سنّی شوق سے — گیارھویں کھانے میں شرکت اہلِ سنّت کا شعار
دین کی ہر وقت خدمت سنّیوں کا کام ہے — پیرویٔ راہِ سنّت اہلِ سنّت کا شعار

نعت گوئی اِس لئے قاسم ہے میرا مشغلہ
لکھنا پڑھنا سُننا نعت اہلِ سنّت کا شعار

Scanned by CamScanner

جماعتِ اہلِ سنّت

حزب اللہ حقیقت میں جماعتِ اہلسنت ہے۔ خدا کی خاص رحمت میں جماعت اہلسنت ہے
نبیؐ پاک نے جس طائفہ کو حق پہ فرمایا۔ وہ لاثانی کرامت میں جماعت اہلسنت ہے
جماعت اہلسنت میں ہیں سارے اولیاء شامل۔ فیضانِ ولایت میں جماعت اہلسنت ہے
طریقِ حق اہلسنت ہے رہِ اصحاب پیغمبر۔ صداقت میں ہدایت میں جماعت اہلسنت ہے
دیوبندی بھی کرتے ہیں یہ دعویٰ کہ ہیں سنی ہم۔ مگر سنی حقیقت میں جماعت اہلسنت ہے
وہ نورانی جماعت ہے بڑی ساری جماعتوں سے۔ جو نورانی قیادت میں جماعت اہلسنت ہے
مبارک ہو مبارک نعرۂ حق و صداقت پہ۔ اس دورِ حکومت میں جماعت اہلسنت ہے
لاثانی شرافت میں امانت میں دیانت میں۔ صداقت میں شجاعت میں جماعت اہلسنت ہے
یہ انعامِ خداوندی ملا احمد رضا خان کو۔ کہ ان کے ظلِ رحمت میں جماعت اہلسنت ہے
جماعتِ اہلِ سنت ہی کو کہتے ہیں سوادِ اعظم۔ فزوں ترسب سے کثرت میں جماعت اہلسنت ہے
کہیں گے ہم خدا کے فضل سے یہ اہلِ باطل کو۔ وہ دیکھو خلدِ جنّت میں جماعت اہلسنت ہے

قاسم ساتھ دیں کیسے نہ ہم سنّی جماعت کا
کہ دینِ حق کی خدمت میں جماعت اہلسنت ہے